محمد ذکوان ندوی

حب الوطنی یا وطن پرستی

[مولانا ذکوان ندوی صاحب کا یہ مضمون بھارت میں وطن سے تعلق پر موجود کشمکش کے تناظر میں لکھا گیا ہے۔ لیکن اس سے یہ اصولی بات بھی واضح ہوتی ہے کہ وطن سے تعلق کے فطری حدود کیا ہیں اور کہاں وہ دین و ایمان کے بالمقابل آجاتا ہے۔ ادارہ]

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

(۱۵/ اگست ۲۰۲۳ء کے موقع پر 'کیمبرج انٹرنیشنل اسکول' (ای پی ایس) کے طلبہ اور اساتذہ کے سامنے کیے گئے ایک خطاب کا خلاصہ افادۂ عام کے لیے یہاں نقل کیا جاتا ہے۔ مصنف)

عربی کا ایک مشہور قول ہے: 'حبّ الوطن من الإيمان' (حب الوطنی ایمان کا ایک لازمہ ہے)۔ علماے حدیث کے نزدیک، یہ اگرچہ حدیث رسول نہیں، مگر وہ حدیث فطرت ہے، یعنی یہ بالکل ایک فطری چیز ہے کہ آدمی اپنے اندر وطن سے محبت کے درجے کا جذباتی تعلق محسوس کرے۔

بہت سے لوگ یہ سوال کرتے ہیں کہ کیا حب الوطنی اور اُس کے اظہار کے لیے اختیار کیے جانے والے مختلف طریقے، مثلاً قومی ترانہ گاتے وقت کھڑے ہونا، جیسی چیزیں شرک کا درجہ رکھتی ہیں؟

اِس سوال کا جواب یہ ہے کہ حب الوطنی ایک دوسری چیز ہے اور وطن پرستی ایک بالکل دوسری چیز۔ دونوں کے درمیان فرق کرنا ضروری ہے۔ اگر ہم یہ فرق نہ کریں، تو ہمیشہ اسی قسم کا فکری التباس (کنفیوژن) پیش آئے گا۔ وطن سے تعلق ایک فطری چیز ہے اور اِس تعلق کے اظہار کا طریقہ بھی بالکل فطری ہے۔ تاہم

حب الوطنی یا وطن پرستی کا مطلب اگر یہ ہو کہ وطن کو پرستش کا وہ درجہ دے دیا جائے جو صرف مالک کائنات کا حق ہے تو یقیناً کسی سچے مذہب کو ماننے والا ایک خدا پرست انسان ایسا نہیں کر سکتا کہ وہ خدا کے سوا کسی اور چیز کو خدا کا درجہ دے دے۔ ہمیشہ سے قائم خدا کا سچا اور ابدی دین (الدین القیّم) اِسی بات کی تعلیم دیتا رہا ہے کہ ہم اپنے ''تمام دل اور اپنی تمام جان'' سے صرف اور صرف اللہ پروردگار عالم سے محبت کریں اور اُسی کو اپنا الٰہ اور معبود تسلیم کریں۔

تاہم، حب الوطنی یا وطن سے تعلق اور اِس تعلق کے اظہار کو شرک قرار دینا بالکل ایک خلاف فطرت طریقہ ہوگا۔ اِس قسم کی موشگافی کے بجائے لوگوں کو چاہیے کہ وہ اپنے دل و دماغ کا منصفانہ جائزہ لیں اور دیکھیں کہ کہیں انھوں نے اپنے مال و اولاد، دنیا پرستی اور اپنی خواہشات کو اِس معبود کا درجہ تو نہیں دے رکھا ہے؟ اگر ایسا نہیں ہے تو اطمینان رکھیں، ان شاء اللہ وطن سے تعلق اور اِس تعلق کے اظہار کے فطری طریقے کبھی آپ کے لیے وہ چیز نہیں بن سکتے جسے آپ بطور خود ''شرک'' قرار دے رہے ہیں۔

اِس طرح کے معاملات کو جائز اور ناجائز جیسا مذہبی موضوع بنانا درست نہیں۔ اِس ذہنیت کو اسلام میں ایک قسم کی مذہبی ''دیوانگی'' (madness) سے تعبیر کیا گیا ہے۔ ہر چیز کو مخصوص قسم کے 'فقہی' اور قانونی نقطۂ نظر سے دیکھنا درست نہیں۔ اِسی طرح ہر چیز کو دین اور شریعت کا ''مسئلہ'' اور فتوے کا موضوع بنانا بھی کوئی مطلوب طریقہ نہیں۔ آثار صحابہ اور ارشادات رسول کے مطابق، اِس طرح کی روش محض ایک قسم کی مذہبی دیوانگی کی حیثیت رکھتی ہے۔

اِس سلسلے میں سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ (وفات: ۳۲ھ/ ۶۵۳ء) جیسے ایک جلیل القدر صحابی رسول جو 'علماے صحابہ' میں شامل ہیں، اُن کا ارشاد ہے: 'مَنْ أفتى الناسَ فيْ كُلِّ ما يسئلونه عنه، فهو مجنون' (طبرانی، رقم ۸۹۲۴)، یعنی جو شخص ہر معاملے میں موشگافی اور فتویٰ طرازی کا طریقہ اختیار کرے تو یہ عقل مندی نہیں، بلکہ صرف دیوانگی کا ایک طریقہ ہوگا۔

حب الوطنی بالکل ایک فطری چیز ہے۔ چنانچہ واقعات سیرت سے معلوم ہوتا ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے نکل رہے تھے تو آپ بار بار حسرت ناک انداز میں مکہ کی طرف مڑ مڑ کر دیکھتے اور فرماتے: 'وَاللهِ، إِنَّكِ لَخَيْرُ أَرْضِ اللهِ، وَأَحَبُّ البلادِ إِلَى اللهِ، وَلَوْلَا أَنِّي ما أُخْرِجْتُ مِنْكِ، مَا خَرَجْتُ' (ترمذی، رقم ۳۹۲۵)، یعنی اے مکہ، خدا کی قسم، بے شک تو اللہ کی سب سے بہترین سرزمین اور اللہ

کے ہاں ایک محبوب ترین مقام ہے۔ اگر تیری قوم مجھے یہاں سے نکل جانے پر مجبور نہ کرتی تو میں ہرگز کبھی نکلنے والا نہیں تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اِس واقعے کو عموماً لوگوں نے ''فضیلتِ مکہ'' کے ہم معنی سمجھا ہے، مگر یہ درست نہیں، مکہ مکرمہ کی فضیلت اور اہمیت اپنی جگہ مسلم ہے، مگر یہ واقعہ اپنے وطن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فطری اور جذباتی تعلق کو بتا رہا ہے۔

حب الوطنی کا تقاضا

حب الوطنی کا یہ ایک فطری تقاضا ہے کہ ہم ملکی قوانین کی پاس داری اور اپنے حکمرانوں کا احترام کریں اور اِسی کے ساتھ اُن کی راست روی کے لیے بھی مسلسل دعاگو رہیں۔ ایک سچے محب وطن ہونے کی بنا پر ضروری ہے کہ ہم ملک کے لیے اپنا مثبت، تعمیری اور ہمہ جہتی کنٹری بیوشن دیں۔ ہم ملک کی ترقی، خوش حالی اور بقا و استحکام کے لیے ہر ممکن جدوجہد کریں۔ ملک کے لیے ہمارے جذبات واحساسات وہی ہوں، جسے ''ترانۂ ہندی'' (سارے جہاں سے اچھا، ہندوستاں ہمارا) کے خالق علامہ اقبال نے اپنے اِن لافانی الفاظ میں بیان کیا تھا:

ہو مرے دم سے یوں ہی، میرے وطن کی زینت
جس طرح پھول سے ہوتی ہے، چمن کی زینت!

(۲۳/ اگست ۲۰۲۳ء)

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com